[illegible]

[illegible]

[illegible]

اردو

هو الاول

نام اس کتاب سعادت انتساب کا جامع الاخلاق ہی اور یہہ ترجمہ ہی لوامع الاشراق فی
مکارم الاخلاق عرف اخلاق جلالی کا اردو زبان مین سنہ ۱۲۲۰ بارہ سو بیس ہجری قدسی مین
مطابق سنہ ۱۸۰۵ اٹھارہ سو پانچ عیسوی کی مولوی امانت اللہ مرحوم نی جو فورٹ ولیم کالج کے
درمیان منشی تفریق ہندی کی تھی اسکو ترجمہ کیا تھا اب سنہ ۱۸۴۵ع مین حسب ارشاد فیض بنیاد
صاحب والا مناقب علیا مناصب قدردان علم و ہنر ابر جود و سخا گستر جناب معلی القاب مستر
مدلٹن صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ اگرہ کی سید اشرف علی واسطی مہتمم مطبع العلوم متعلقہ
مدرسہ دہلی نی اسکو مطبع العلوم مین باہتمام اپنی چھپوایا حصہ

جامعہ ہمدرد
JAMIA HAMDARD
قسم المخطوطات

JAMIA HAMDARD
CENTRAL LIBRARY NEW DELHI
Acc. No. 739
Date 17/7/52

FUMIGATED

ے
اردو

سنہ ۱۱۱۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اس کریم کارساز کو سزاوار ہی کہ جسنی جواہر اخلاق حمیدہ کو اپنی دریای کرم سی غواصان بحر کمال کو بخشا اور یاقوت خصایل پسندیدہ کی تئین اپنی خزانہ احسان سی طالبان مخزن فضایل کو عنایت فرمایا وہ ایسا حکیم ہی کہ اپنی فضل سی بیت المقدس حکمت کو شیاطین جہلا سی محفوظ رکھا سبحان اللہ کیا عادل ہی کہ غایت انصاف سی تخت گاہ عدالت کو عدوان تظلم سی بچایا اور ثنا اس پاک بی نیاز کی ہی کہ جسنی ہمین عفت کی تئین لوث شرہ و بدکاری سی پاک رکھا اور جنود شجاعت سی عساکر جبن کو مقہور کیا میری زبان کو کیا طاقت ہی جو اسکی فضیلت حکمت کو بیان کری اور ہر دہان کی زبان کہان کہ اسکی شرف عدالت کا نام لیوی بالفرض اگر ناطقہ بشری دریای عفت سی ہزار ہزار بار منہ دہوی پہر وہ منہ کہان سی لاوی کہ اسکی دریای سخاوت سی لب تر کری اور شجاعت انسانی کو کیا امکان جو اسکی ثنا کی میدان پر اقدام کری

ابیات

کیا تاب مجھکو اور میری اس زبان کو
حمد و ثنا مین اسکی کرین ملکی گفتگو
ایک حرف اسکی وصف کا ہرگز نہو سکی
گر ہو زبان میری بدن مین ہر ایک مو
صورت کا انفصال ہو یہ سی ہو تو ہو
لیکن کسی سی وصف کا اسکی بیان نہو

ہزار ہزار شکر اس کارساز حقیقی کا ہی جسنی اس عالم کون و فساد کی بندوبست جودی کو تدابیر منزل

منزل

منزل محکم اور ممالک ایجاد کی قوانین کلی کو سیاست مدن سے منتظم کیا اور بہت بہت آرزو خالق کے نیاز سے ہے کہ اسنے اپنی خواص مخلوقات کو زیور تہذیب الاخلاق سے مہذب اور عوام موجودات کی تئین انکی متابعت سے مادب کیا پس ہمین لازم ہے کہ بمقابل اس نعمت عظمی کے سجدے شکر بجا لاوین اور ہمیشہ اپنی اوقات کو درستی اخلاق مین مصروف رکہین تا کہ ظلمات صفات رذیلہ سے نجات پاکر حسن اعمال کے صراط مستقیم پر جو موجب وصول مکان مقصود کا ہے آوین لیکن پہچان اس راہ کی بے ہدایت انبیا و رسل کے نہین ہو سکتی پہر اسمین چلنا بغیر روشنی شمع نبوت کے ممکن نہین بالخصوص تجلی انوار سے مشکوٰۃ ایوان رسالت کی اور پرتو نور اپنے سے چراغ خاندان نبوت کی مرتبہ کرنے والے راہ اسلام کی بنانے ہارے معنی کنت کنزا مخفیا کی مضمون فخلقت الخلق کی باعث ایجاد عالم موجب افتخار بنی نوع آدم خاتم الانبیا شافع الوری نبی اور رسول ہمارے محمد مصطفی ہین

بیت

جو اس راہ سے بہٹکے پہر وہ کبہی ۔ نہ پہنچے گا منزل کو اے مستغنی
بحق رسول و بنی فاطمہ ۔ خدا امیرا ایمان پہ کر خاتمہ

مدح بڑے صاحب دام اقبالہ کی بعد اسکے بنا کلام کی اس امیر کبیر کی مدح سے ہے

کہ شمع عدالت سے جسکی شبستان عالم کی روشن ہوئی اور خارستان ظلم کا گلشن اب ہے سیاست کی دہشت سے دزد پاسبان ہو رہا اور قزاق نگہبان فتنہ ایکبارگی جہان سے مر گیا اور امن و امان امکان مین جی اٹہا ظلم اسکی زمانے مین مجبور ہے اور عدل اسکی دور مین مسرور مخالف اسکی دولت کی مقہور ہین بلکہ اسکی اقبال کے مشکور جس جگہ اسکی نشان ایالت کی بلند ہوئی فتح و ظفر ان پر آ سایہ گستر ہوئین بلکہ وہ خود ایک فتح مجسم ہے کہ غنیم اسے دیکہتے ہی اجل کے کوے مین جہپے اور جہان اسکا

نگاری ریاضت کی کہین حکومت وہانکی سامہنی آ حاضر ہووی بلکہ وہ یہی حکومت ہی کہ عدو کی لئے بڑتی ہی داغ غلامی کا اپنی پیشانی پر کہینچی یہہ باتین فقط دعوا نہین بلکہ سب پر ہویدا ہی اسلئی کہ ایکہی بات ہی درمیان سلطان ٹیپو فرمان روا دکہن کا باوجود اس جاہ و ثروت کی بہ آنہ سکا بعوض مرہٹون کی ساتہہ اس حشمت کی لاچار ہو صلح اختیار کی ہاتی اور امرا ہندی بہی اطاعت کو قبول کیا ہان یہہ دولت خداداد ہی اور اقبال روز افزون کسکا بمقدور ہی جو دعوا ہمتائی کا کری انکا آفتاب ہی جو سپہر غالب ہووی

مثنوی

کسنی نے اگر اُس سی دعوا کیا   پہر آخر کو خود وہ پشیمان ہوا
ہی اسکی کہنی کی کیا احتیاج   خدا جسکو چاہی اسی کا ہی راج
بدرگاہ حق جو کہ مقبول ہے   سبہی سامہنی اوسکے معقول ہی
خدا نی اسی اسلئی سروری   ہی بخشی کہ عالم کو ہو بہتری
یہہ سچ ہی کہ اقلیم ہندوستان   ہوئی اوسکے اقبال سی بوستان
جہان تک تہا اس ملک کا انتظام   بقانون محکم کیا سب تمام
ثنا خوان ہین اوسکے صغیر و کبیر   ہی ممنون احسان امیر و فقیر
پنہ اوسکی دولت جسنی سی لی   وہین ہوگیا دم مین سب سی غنی
کسی پر کری جو کرم سی نظر   غلامی کری اوسکے آ سیم و زر

شاید کہ وہ جوہر اول ہی کہ وسطی انتظام جزئی و کلی اس عالم سفلی کے عالم علوی سی اُسنی نزول فرمایا کہ وہ رب النوع ہی کہ اس مبدای حقیقی نی بنی نوع انسان

کی پرورش